سوال

کیانابالغ لڑکے کوفرض نمازوں کےلیے مستقل امام بنایا جاسکتا ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نمازمیں امامت کا حق دار کون ہے ؟

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وفی روایۃ فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا (صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة : 673).

لوگوں کوامامت وہ کروائے گا جوان میں سے زیادہ قرآن کا حافظ ہوگا، اگر تمام لوگ قرآن مجید کے حفظ میں برابر ہوں، توجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ سنت رسول کے علم میں برابر ہوں، توجس نے پہلے ہجرت کی ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ ہجرت میں بھی برابر ہوں، توجس نے پہلے اسلام قبول کیا ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اورایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں : کہ جو عمر میں بڑا ہو۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کودیکھا کہ اس نے امامت کرواتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امامت سے روک دیا او رفرمایا :

إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ ورسولَه (سنن أبي داود، الصلاة : 481) (صحیح).

تونے اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوتکلیف پہنچائی ہے۔

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرکے واپس آئے توکہنے لگے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا» . فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ (صحيح البخاري، المغازي : 4302).

تم فلاں نمازاس وقت اورفلاں نمازاس وقت ادا کرو، جب نماز کا وقت ہوجائے توتم میں سے کوئی ایک اذان کہے اورجوقرآن کا زیادہ حافظ ہووہ امامت کروائے، (عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میری قوم والوں نے سوچ بچار کیا، ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں تھا، کیوں کہ میں جوقافلے گزرتے تھے ان سے قرآن سیکھا کرتا تھا، میری قوم نے مجھے نماز کےلیے امام بنا دیا اورمیری اس وقت عمرچھ یا سات سال تھی۔

مذکورہ بالا احادیث سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ جو شخص قرآن کا زیادہ حافظ ہو، اس کی آواز خوبصورت ہو، قواعد تجوید سے آگاہ ہو، سنت رسول اور خاص طور پر نماز کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ جانتا ہو، متقی، پرہیزگار ہو، وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

اگر کسی علاقے میں کوئی بالغ آدمی ایسا موجود نہ ہو جس میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہوں، لیکن نابالغ بچہ ہو، جو سمجھ بوجھ رکھتا ہو اور مذکورہ صفات کا حامل ہو، تو اسے مستقل امام بنایا جا سکتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی